REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۳ رجب ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۲ فتح ۱۳۳۹ ہش | ۲۲ دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۹۵

”جلسہ سالانہ کے ایام میں اس مبارک اجتماع کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں“

جماعت احمدیہ (کراچی) کے احباب سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

کراچی (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۱۱ دسمبر کو جماعت احمدیہ کراچی کے ایک خصوصی اجلاس میں جو مکرم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی کی زیر صدارت منعقد ہوا محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے ہوئی۔ جو مکرم مسعود احمد خورشید صاحب نے کی۔ بعد ازاں محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین کے کافی لمبے عرصہ سے بیمار رہنے کی وجہ سے تمام افراد جماعت کی ذمہ واریاں انتہا سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کو چاہیئے۔

کہ ان تمام ذمہ واریوں کو بڑی خوش اسلوبی سے پورا کریں۔ اور ان کی تکمیل میں یکجہتی خلوص اور محبت کو ایک دوسرے کے لئے کمال کی حد تک پہنچائیں۔ ہر مشکل و آرام میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھیں۔ بڑے ہی سوز و گداز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور حضرت صاحب کی کلی شفایابی کے لئے دعائیں کریں اور اس رحیم و کریم خدا پر یقین رکھیں۔ کہ وہ اپنے کرم سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے گا۔

آپ نے خصوصی طور پر تمام کارکنان جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جماعت کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اور جو لوگ اپنی غفلت کی وجہ سے جماعت کے کاموں میں سستی کرتے ہیں۔ ان کو بڑی نرمی اور عمدگی سے ان کی ذمہ واریوں کا احساس دلائیں۔ تمام کارکن اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ باپ اس وقت طفیل ہے اور ان کی یہ ذمہ واری ہے کہ وہ تمام بچوں کی تربیت کریں۔ ان کی ہر طرح سے دلداری کریں۔ اور ان سے کام لیں۔ ان کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے آگے بڑھیں۔

چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ جلسہ پر جائیں تو اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ آپ کی وجہ سے حضور کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اور نہ ایسی بات ہو جو پریشانی کا سبب بنے۔ کیونکہ گھر میں اگر کوئی بیمار ہو۔ تو باہر سے آنے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ بیمار کی تیمارداری کے سلسلہ میں ہر قسم کا خیال رکھے آپ انتہائی ضبط و نظم اور صبر و تحمل سے کام لیں۔ قانون اور قواعد کی پابندی کریں۔ اور عہدیداران سے پورا پورا تعاون کریں۔

آپ نے ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ تقریروں کے دوران بہت سے افراد جلسہ گاہ کے قریب کھڑے ہوئے آپس میں باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں زیادہ تعداد شہر سے آنے ہوئے پڑھے لکھے لوگوں کی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جلسہ کی برکات سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھاتے۔ آپ پوری کوشش کریں کہ جلسہ کے دنوں میں اس کی تمام برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اس قیمتی وقت کا صحیح استعمال کریں تمام وقت ذکر الٰہی میں گزاریں تاکہ یہ دن آپ کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنے والے ہوں۔ اور جب آپ وہاں سے واپس آئیں تو اپنے اندر ایک عظیم تغیر محسوس کریں۔

(شعبہ نشر و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی)

قادیان کے جلسہ سالانہ کے روح پرور کوائف و تاثرات

ربوہ ۲۱ دسمبر۔ کل نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کی زیر صدارت وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قافلہ قادیان کے امیر مکرم حافظ عبد السلام صاحب اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے قادیان کے جلسہ سالانہ کے روح پرور کوائف اور مسیح پاک کی مقدس بستی اور وہاں کے مقامات مقدسہ کی زیارت، اور درویشان قادیان کی قربانی و ایثار اور ان کی قابل رشک روحانی زندگی کے پُرشوق حالات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ اہل ربوہ کثیر تعداد میں اس مبارک جلسے میں شریک ہوئے اور نہایت درجہ ذوق و شوق اور ولولہ عشق کے عالم میں انہوں نے مومو دیار حبیب کے حالات سنے۔ یہ بابرکت جلسہ جس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ ایک پُرسوز اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جو مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۱ دسمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اور درد نقرس میں بھی قدرے افاقہ رہا۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت درد میں کمی ہے۔

گو درد ابھی پوری طرح گئی نہیں۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

درخواست دعا

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ —

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے دی ہے کہ ہمارے مخلص بھائی مکرم شیخ محمد اقبال صاحب کی بیگم صاحبہ چند دن سے خطرناک قسم کے ڈبل نمونیہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ علاوہ نمونیہ کے شدید حملہ کے دل بھی پوری طرح کام نہیں کر رہا۔ حالت تشویشناک ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل شفا کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان

برائے رضاکاران بر موقعہ جلسہ سالانہ

باہر سے آنے والے جن انصار و خدام نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے اپنے نام دفاتر انصار اللہ و خدام الاحمدیہ میں بھجوائے ہیں وہ مورخہ ۲۴، ۲۵ دسمبر بوقت ۲ بجے شام دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لا کر مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب منتظم معاونین کو ملیں اور ان سے اپنی ڈیوٹی معلوم کر کے فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ دسمبر ۶۰ء

جرمنی میں احمدیہ مشن

معاصر عزیز روزنامہ "نوائے وقت" کی گذشتہ اشاعت خاص کے پہلے صفحہ پر "جرمنی میں مسلمانوں کی سرگرمیاں" کے زیر عنوان ایک فیچر شائع ہوا ہے جس میں مغربی جرمنی میں مسلمانوں کی کثرت اور ان کے مختلف گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے اس فیچر میں جرمنی کی حکومت کا ایک بلیٹین بھی شائع کیا گیا ہے جو ایک سوال کے جواب میں جاری کیا گیا تھا۔ اس بلیٹین میں حکومت نے جرمنی میں آباد تین گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک گروپ وہ ہے جو مسلم ممالک کے سفارت خانوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کا ہے ان میں مسلم ممالک کے طالبعلم اور تاجر بھی شامل ہیں۔ یہ مغربی جرمنی میں مسلمانوں کا سب سے بڑا گروپ ہے۔ تاہم اس گروپ کے مسلمانوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اسلامی تحریک کے حامل ہیں۔ دوسرا گروپ ایسے مسلمان مہاجرین کا ہے جو وفاقی جرمنی میں دوسری عالمگیر جنگ کے بعد آ گئے۔ ان کا ثقافتی مرکز باویریا کا دارالحکومت میونخ ہے جہاں وفاقی اور باویرین حکومت ایک مسجد کی تعمیر میں مدد کر رہی ہے۔ بلیٹین میں کہا گیا ہے کہ ان دونوں گروہوں میں مذہبی اشتراک کے علاوہ یہ مشترک بات بھی ہے کہ وہ دونوں رہ گزروں کی حیثیت رکھتے ہیں سفارتی عملہ، طلبہ اور تجار آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اور مہاجرین یہ خواہش رکھتے ہیں کہ کسی دن وہ اپنے وطن مالوف چلے جائیں گے۔

آخری اور تیسرے گروپ کا معاملہ جداگانہ ہے۔ یہ گروپ مشہور احمدیہ جماعت ہے۔ یہ گروپ اپنے مرکز واقعہ ربوہ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ تحریک احمدیہ کی بنیاد جس کے مشن تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تقریباً ۶۰ سال ہوئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے رکھی تھی۔ یہ فرقہ واری جماعت نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد تجدید و احیائے اسلام ہے۔ اس جماعت کا کام دوگونہ ہے اول یہ کہ یہ سراسر بین الاقوامی جماعت ہے دوم یہ کہ اس نے اشاعت اسلام کے لئے وسیع تبلیغی سرگرمیاں جاری کی ہوئی ہیں۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے پاکستان کے احمدی نوجوانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ تبلیغی کام کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ وغیرہ وغیرہ (پورا بیان کل کے الفضل میں ملاحظہ کریں)۔

معاصر نوائے وقت نے اپنے نوٹ کے ساتھ ایک مسجد کی تصویر بھی شائع کی ہے۔ اور اس پر "باویریا میں خانہ خدا" کا کیپشن دیا ہے۔ یہ تصویر اس مسجد کی ہے جو احمدیوں نے ہمبرگ میں تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کے علاوہ احمدیوں نے مغربی جرمنی کے شہر فرینک فورٹ میں بھی حال ہی میں ایک مسجد تعمیر کی ہے فالحمد للہ۔

اصل بلیٹین میں جو مسجد کی تصویر دی گئی ہے اسکے نیچے جو کیپشن دیا گیا ہے وہ "عصر جدید کی مسجد ہمبرگ سٹیلنجن میں" ہے۔ بلیٹین میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے۔ لیکن اول تو معاصر نے اصل کیپشن بدل کر "باویریا میں خانہ خدا" کر دیا۔ ہم اس میں بھی خوش ہیں کیونکہ "خانہ خدا" ایک مسلمان ہی تعمیر کر سکتا ہے دوسرے معاصر نے شاید عدم گنجائش کی وجہ سے پورا بلیٹین بھی نہیں دیا جس میں جماعت احمدیہ کے کوائف بیان کئے گئے ہیں۔ تاہم ہم اسکے ممنون ہیں کہ اس نے بلیٹین کے اس حصہ کو بھی نمایاں کر دیا ہے۔ اور نوٹ کے آخری الفاظ کا فی جلی کر دئے ہیں۔

وعدہ کے سودے

لاہور کے ایک روزنامہ میں حسب ذیل مکتوب شائع ہوا ہے۔

"مکرمی! وعدہ کے سودوں کی تجارت قیام پاکستان سے قبل بھی متحدہ ہندوستان کی بڑی بڑی تجارتی منڈیوں میں ہوتی تھی اور اس تجارت کے لئے لمیٹڈ کمپنیوں کی صورت میں باقاعدہ طور پر منظم ادارے قائم تھے اور اسکے باعث اجناس کے نرخ نہایت ٹھوس بنیادوں پر قائم رہتے تھے اور کمی بیشی کی شرح نہایت معمولی ہوتی تھی۔ اور اکثر بیشتر وعدوں کی میعاد پوری ہونے پر اجناس کی ڈیلیوری ہوتی تھی۔ غیر سرکاری سرمایہ افراط کے ساتھ اجناس کی خرید و فروخت پر لگایا جاتا تھا۔ اب جبکہ ہماری موجودہ انصاف پسند حکومت آزادانہ تجارت کی بحالی کے لئے اکثر و بیشتر پابندیاں دور کر رہی ہے ہم پاکستان کے وفادار شہری ہونے کی حیثیت سے ملتجی ہیں کہ بنولہ، کھل بنولہ، تیل سرسوں کے وعدہ کے سودوں کی اجازت دے کر تجارت کے اس شعبہ کے تاجروں کی بھی دادرسی کرے جس سے نہ صرف ہم لوگوں کا کاروبار کھل جائے گا بلکہ ٹیلیفون، تار اور انکم ٹیکس محکموں کی آمدنی میں بھی گرانقدر اضافہ ہوگا۔

(اس مراسلہ پر دی اتحادی چیمبر لمیٹڈ گودہ مارکیٹ قصور اور بروکرز ایسوسی ایشن قصور کے اٹھارہ ارکان کے دستخط ہیں)۔"

ایسے مشوروں کی شرعی حیثیت کیا ہے اس پر تفصیل کے ساتھ علمائے اسلام ہی بحث کر سکتے ہیں۔ وعدہ کے سودا کی سادہ صورت جو ہم سمجھتے ہیں یہ ہے کہ تاجر لوگ ایک دوسرے سے یہ سودا کرتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو فلاں جنس فلاں نرخ پر خرید یا فروخت کی جائے گی۔ اگر حقیقت میں ایسا ہو تو شاید اس پر عقلاً اعتراض نہ پڑتا ہو مگر اسکی حقیقی برائی یہ ہے کہ وعدہ کے سودے اکثر جوئے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ مال وغیرہ تو کوئی لیا دیا نہیں جاتا مگر تاریخ مقررہ پر نفع و نقصان کا لین دین کر لیا جاتا ہے۔

مثلاً ایک شخص وعدہ کرتا ہے کہ میں اسا کھ کی فلاں تاریخ کو -/۱۲ روپیہ فی من کے حساب سے زید کو چنوں کی اتنی مقدار فروخت کروں گا۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ تاریخ مقررہ پر جو نرخ چنوں کا ہوتا ہے اسکے حساب سے نفع و نقصان شمار کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر اس تاریخ کو چنوں کا بھاؤ سوا تیرہ روپیہ ہو تو -/۱۳ روپیہ فی من کے حساب سے وعدہ کرنیوالا مال تو نہیں دیتا بلکہ چار آنہ فی من کے حساب سے نقد روپیہ ادا کر دیتا ہے۔

ہماری رائے میں یہ ایسا ہی کاروبار ہے جیسا کہ عام جوا ہوتا ہے کہ کسی بات پر شرط لگائی جائے کہ فلاں کام ہوگا یا نہیں ہوگا۔ یا جیسے کوڑیوں یا پانسہ وغیرہ سے جوا کھیلا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جوا کی قسم کی کوئی چیز اسلام میں جائز نہیں ہے۔

شاید تمام دنیا کی حکومتیں جوا کو ناجائز قرار دیتی ہیں مگر افسوس ہے کہ نہ صرف یورپ بلکہ اب ساری دنیا میں جوا کھلے بندوں ہوتا ہے اور اسکی بہت سی صورتیں ایسی ایجاد کر لی گئی ہیں کہ جن پر حکومتیں بھی اسکے خلاف کارروائی نہیں کرتیں۔

انسان سہل انگار واقعہ ہوا ہے اور جہاں عام لوگ محنت سے روٹی کماتے ہیں بہت سے لوگ فطرتاً بغیر محنت کے جلد از جلد مالدار ہونیکی صورتیں پیدا کر لیتے ہیں۔ وعدہ کے سودے بھی اسی قسم کی ایک صورت ہے اسلام رزق حلال پر بڑا زور دیتا ہے اور تمام ایسے طریقوں سے منع کرتا ہے جن سے انسان بغیر محنت کے روپیہ حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ اصول سود کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ کہنا کہ تجارت اور سود ایک ہی چیز ہیں غلط ہے تجارت کو اللہ تعالیٰ نے حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔ اسکی ظاہری وجہ یہی ہے کہ تجارت میں انسان کو محنت کرنی پڑتی ہے وہ ایک جگہ سے مال لاتا ہے اور دوسری جگہ مناسب منافع پر فروخت کرتا ہے اس میں ذاتی محنت لگتی ہے اور نفع کیساتھ خسارہ کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے مگر سود میں ایسی کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی اور خسارے کا امکان ہوتا ہے۔ اسی طرح جوئے میں بھی ایسی کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ اور نہ کوئی نئی پیداوار ہوتی ہے سود اور جوئے میں اسکے علاوہ بھی بہت سی معاشرتی خرابیاں ہیں لیکن سب سے بڑی برائی یہی ہے کہ انسان ان ذرائع سے آسانی سے روپیہ کمانا چاہتا ہے علاوہ ازیں ان طریقوں سے حلال کی کمائی کے ضیاع کا بھی خوف ہے۔ خاص کر جوئے میں۔ بہت سے لوگ اپنی ساری پونجی اکثر ضائع کر دیتے ہیں۔ اور بالکل تباہ حال ہو جاتے ہیں۔

وعدہ کے سودے سٹہ بازی ہے۔ اور سٹہ بازی جوا ہی کی قسم ہے اسلئے ہماری رائے میں یہ اسلام کے رو سے ناجائز کاروبار ہے اور ایک اسلامی ملک میں اس کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے یہ درست ہے کہ غیر اسلامی تہذیب جس کا آج دنیا پر غلبہ ہے شاید سٹہ بازی کے مانع نہیں ہے اور موجودہ حالات میں دنیا کے مقابلہ کیلئے بعض ایسی صورتوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

عطا کردہ ایک قیمتی تبرک

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے نائب صدر مکرم راڈن ہدایت صاحب اوائل ۱۹۵۵ء میں مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک ماہ سے زائد عرصہ مقیم رہنے کے بعد جب واپس اپنے وطن تشریف لے جانے لگے۔ تو انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خواہش کی کہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے لئے انہیں کوئی تبرک عنایت فرمایا جائے حضور نے ان کی خواہش کے احترام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "حقیقۃ الوحی" کے مسودہ کا ایک حصہ جو آٹھ صفحات پر مشتمل تھا اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ اصل مسودہ کا عکس مرکز میں محفوظ رکھا جائے۔ چنانچہ حضور کی اس ہدایت کی تعمیل میں اس کے عکس کی تین کاپیاں لی گئیں جو خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہیں۔ اور پھر اصل تبرک دو رومالوں میں لپیٹ کر اور ڈبے میں بند کر کے جناب ایجیہ ایس کی روانگی سے قبل ۳ فروری ۱۹۵۵ء کو مکرم راڈن ہدایت صاحب کے سپرد کر دیا گیا۔ اس تبرک کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو ایک خط بھی لکھا جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کی جماعت کے اخلاص و محبت احمدیت کو دیکھ کر میں ایک تبرک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آپ کو بھجواتا ہوں۔ یہ آپ کی ایک تحریر ہے جو آپ کے اپنے دست مبارک کی لکھی ہوئی ہے۔ درحقیقت یہ آپ کی کتاب "حقیقۃ الوحی" کے مسودہ کا ایک حصہ ہے مگر اس کے بارہ میں یاد رہے کہ یہ تحریر قلم برداشتہ ہے حقیقۃ الوحی کے چھپتے وقت اصل کاپیوں اور مطبوعہ کلام کا مقابلہ کرنے پر اور ترجموں پر نظر ثانی کرنے پر اصلاح کی گئی۔ اس لئے حقیقۃ الوحی مطبوعہ اور اس مسودہ میں کچھ تھوڑا سا فرق ہو گیا ہے ایسے اختلاف کے بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ جو حقیقۃ الوحی میں چھپا ہے وہ اصل ہے۔ اور جو اس مسودہ میں ہے وہ اسکے تابع ہے۔ یہ مسودہ بطور تبرک زیادہ قیمت رکھتا ہے اور حقیقۃ الوحی کا مطبوعہ کلام بطور صحت زیادہ قیمت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی قدر سمجھنے اور کرنے کی توفیق بخشے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد
۳-۲-۵۵

مکرم راڈن ہدایت صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ انڈونیشیا کی دستخطی رسید تبرک اور مکتوب کی وصولی کی خلافت لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضور نے یہ مکتوب اس خاکسار کو ہی ڈکٹیٹ کروایا تھا اور میں نے ہی سے اسے لکھا البتہ آخر میں حضور نے اپنے قلم سے دستخط ثبت فرمائے ہیں۔

خاکسار: محمد یعقوب مولوی فاضل
انچارج خلافت لائبریری

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور کبھی خطا نہ ہونیوالا نسخہ

"انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔

یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ اور صرف زبان سے طوطے کی طرح رٹ لینا اصل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ یہ انسان کو انسان کامل بنانے کا ایک کارگر اور کبھی خطا نہ ہونے والا نسخہ ہے۔" (الحکم ۳ مارچ ۱۹۰۵ء)

انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے رب کیطرف رجوع کرے

"اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اس کریم و رحیم خدا کا رحم و کرم جوش میں آتا ہے۔ اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور رجوع کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام تواب ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔ تاکہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

پرانے		نئے پیسے
۱۸	=	۲۸
۱۹	=	۳۰
پانچ آنے	=	۳۱
۲۱	=	۳۳
۲۲	=	۳۴
۲۳	=	۳۶
چھ آنے	=	۳۷
۲۵	=	۳۹
۲۶	=	۴۱
۲۷	=	۴۲
سات آنے	=	۴۴
۲۹	=	۴۵
۳۰	=	۴۷
۳۱	=	۴۸
آٹھ آنے	=	۵۰
۳۳	=	۵۲
۳۴	=	۵۳
۳۵	=	۵۵
نو آنے	=	۵۶
۳۷	=	۵۸
۳۸	=	۵۹
۳۹	=	۶۱
دس آنے	=	۶۲
۴۱	=	۶۴
۴۲	=	۶۶
۴۳	=	۶۷
گیارہ آنے	=	۶۹
۴۵	=	۷۰
۴۶	=	۷۲
۴۷	=	۷۳
بارہ آنے	=	۷۵
۴۹	=	۷۷
۵۰	=	۷۸
۵۱	=	۸۰
تیرہ آنے	=	۸۱
۵۳	=	۸۳
۵۴	=	۸۴
۵۵	=	۸۶
چودہ آنے	=	۸۷
۵۷	=	۸۹
۵۸	=	۹۱
۵۹	=	۹۲
پندرہ آنے	=	۹۴
۶۱	=	۹۵
۶۲	=	۹۷
۶۳	=	۹۸
ایک روپیہ	=	۱۰۰

ایک اور انقلابی اصلاح
ہمارے نئے اعشاری سکے
انھیں پہچان لیجئے
ONE PICE
TEN PICE
FIVE PICE
1961

تار کے ذریعہ وعدے بھجوانے والی جماعتیں

تحریک جدید کے بائیسویں ۲۲ سالہ دور میں ہمارے مقدس امام نے فاستبقوا الخیرات کی تلقین اس تواتر سے فرمائی ہے کہ مخلصین کے لئے یہ کسی تشریح کی محتاج نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مخلص اور فدائی جماعتیں عام ڈاک کی بجائے تار کے ذریعہ وعدہ جات بھجوانے کا اہتمام کرتی ہیں۔ چنانچہ امسال حسب ذیل جماعتوں نے اس روح کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے کارکنوں کو اخلاص و ایمان میں برکت اور ترقی عطا فرمائے۔

۱۔ کراچی
۲۔ حیدرآباد
۳۔ کوئٹہ
۴۔ راولپنڈی
۵۔ کوہ مری
۶۔ گجرات
۷۔ پشاور
۸۔ فورٹ سنڈیمن

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

فہرست السابقون الاولون (قسط ۵)

تحریک جدید کے اعلان کے بعد ابتدائی مہینوں میں ہی اپنا وعدہ سو فیصدی نقد ادا کر دینے والے مجاہدین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق السابقون الاولون کہلاتے ہیں۔ جو احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اشاعت اسلام کے اخراجات کو اپنے ذاتی اخراجات پر مقدم رکھتے ہوئے چندہ تحریک جدید از کل ہی نقد پیش کر دیا۔ امسال جلسہ سالانہ تک ایسے خوش نصیب مجاہدین کے نام انشاء اللہ قسط وار شائع ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ قسط پنجم درج ذیل ہے۔

نمبر	نام	رقم
۸۱	مکرم محمد رفیع صاحب ناصر دار الصدر جنوبی۔ ربوہ	۱۷/- روپے
۸۲	مکرم میاں حبیب اللہ صاحب۔ گول بازار "	۵/۸ "
۸۳	مکرم میاں نیک عالم صاحب دار الصدر جنوبی "	۶/- "
۸۴	مکرم عبد المنان خان صاحب مفتی دار الصدر جنوبی "	۱۰/۸ "
۸۵	مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب گول بازار "	۵/۸ "
۸۶	مکرم محمد لطیف صاحب بٹ احمد نگر	۵/- "
۸۷	مکرم عبد الغنی صاحب بھٹی "	۵/۳ "
۸۸	مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر "	۸/۱۲ "
۸۹	مکرم سید عبد القیوم صاحب دار الرحمت شرقی۔ ربوہ	۶/- "
۹۰	مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب "	۴۵/- "
۹۱	مکرم میاں مراد علی صاحب دفتر حفاظت مرکز "	۶/- "
۹۲	مکرم حاکم علی صاحب تاجر چوب ربوہ	۶/- "
۹۳	مکرم مبارک احمد صاحب پٹواری۔ دار النصر ربوہ	۶/۴/- "
۹۴	مکرم منشی محمد الدین صاحب منشی مختار عام مع اہل و عیال۔ ربوہ	۲۰/ "
۹۵	مکرم حافظ شفیق احمد صاحب جامعہ احمدیہ معہ اہلیہ و بچگان	۵/۱۲ "
۹۶	مکرم حافظ صاحب موصوف منجانب امۃ العزیز بیگم صاحبہ (اہلیہ مرحومہ)	۵/۱۲ "
۹۷	مکرم محی الدین صاحب انڈونیشین جامعہ احمدیہ ربوہ	۶/- "
۹۸	مکرم حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ بیگم حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب لاہور	۲۷۵/- "
۹۹	مکرمہ حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ لاہور	۴۰۰/-
۱۰۰	مکرم قریشی مبارک احمد صاحب دار الصدر جنوبی۔ ربوہ	۵/۹

عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ سے ضروری گذارش

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے اور آپ سب احباب جلسہ پر آنے کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ چونکہ آپ احباب کو بار بار آنے کا موقع نہیں ملتا۔ لہٰذا جلسہ پر تشریف لانے والے قائدین اور دیگر عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ

(۱) اپنی مجلس کے کام کا جائزہ لے کر آویں اور اپنی رپورٹ معتمد صاحب خدام الاحمدیہ کو بھی دیں۔ عارضی طور پر جلسہ سالانہ کے ایام میں جلسہ گاہ کے قریب بھی ایک دفتر قائم کیا جاتا ہے آپ اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(۲) جو مشکلات آپ کی مجلس کو اپنے کاموں میں درپیش ہوں ان کے بارہ میں مقامی احباب سے مل کر تفصیلی جائزہ لیں اور اپنی مشکلات مرکزی متعلقہ شعبہ جات کے مہتممین کے سامنے رکھیں اور ان سے ضروری امداد طلب کریں۔ نیز اپنے شعبہ کے کام کی مجمل رپورٹ سے بھی ان کو اطلاع دیں۔

(۳) خاکسار سے بھی کسی وقت مل لیں۔ گو جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے باعث یہ ملاقات چند منٹ ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن کم از کم تعارف ضرور ہو جائے گا۔ اور اس سے آئندہ سال کے کاموں میں سہولت رہے گی۔ قائدین اضلاع و علاقائی خصوصیت سے خاکسار کے مخاطب ہیں۔ خاکسار کا دفتر محلہ دار الصدر میں ہوگا۔ سہولت کے لئے بہتر ہوگا کہ کھانے کی تقسیم کے اوقات کے علاوہ جس وقت چاہیں تشریف لاویں۔

(۴) یہ جائزہ بھی لگا آویں کہ آپ کے علاقہ کے کتنے احباب جلسہ کی شمولیت کے لئے آرہے ہیں۔ ان کو سفر میں کسی امداد کی ضرورت ہو تو اسے مہیا کرنے کی کوشش کریں اور خیال رکھیں کہ ان کو سفر میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ نیز ربوہ پہنچنے پر بھی اس بات کی نگرانی رکھیں کہ آنے والے جلسہ کے دوران میں جلسہ گاہ میں تشریف رکھیں اور ادھر ادھر نہ پھریں۔ اصل مقصد یہاں آنے کا ان ضروری مضامین کو بیان کرنا اور سننا ہے۔ جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے۔ اگر اس طرف سے چوکس نہ رہا جائے تو جلسہ کے موقعہ پر ربوہ میں آنے کا ہی مقصد فوت ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا یہ سفر ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور حقیقی مقاصد کو پورا کرنے والا ہو۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم قاضی محمد نذیر صاحب کی تصنیف "شان خاتم النبیین" کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

"اب میں جماعت کو اشاعت لٹریچر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس سال کچھ نئی کتابیں اور لٹریچر شائع ہوا ہے۔ جن میں سے ایک کتاب مسئلہ ختم نبوت پر قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے لکھی ہے۔ میں نے اب تو یہ کتاب نہیں دیکھی۔ لیکن جب انہوں نے یہ مضمون لکھنے کا ارادہ کیا تھا تو وہ اس کے چند حوالے نوٹ بنا کر میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے انہوں نے مشورہ کیا تھا۔ میرا اثر یہی ہے کہ یہ کتاب اچھی اور اس زمانہ کے لحاظ سے مفید ہو سکتی ہے۔ میں نے ان کو سمجھایا تھا کہ ہمارے ہاں پہلے جو طریق رہا ہے کہ بعض بے احتیاطیوں کی وجہ سے لوگوں کو خواہ مخواہ ٹھوکر لگی اس سے آپ کو بچنا چاہیئے۔ جب صداقت پہلے بھی آپ لوگ پیش کرتے تھے اور اب بھی پیش کرتے ہیں۔ تو کیوں نہ ایسے الفاظ میں اس کو پیش کیا جائے جو دوسروں کے لئے تکلیف دہ نہ ہوں یا کم سے کم ان کو پیچھے ہٹانے والے نہ ہوں۔"

(ماخوذ از تقریر حضور ایدہ اللہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء مطبوعہ الفضل ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن کافی اضافہ اور نئے حوالوں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر مل سکے گا۔

احمد برادرز گولبازار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کو بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے ٹانگ کی درد میں قدرے افاقہ ہے۔ احباب کرام مزید دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دیگر ہر قسم کی مشکلات اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین (بشیر احمد مال محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ٹنڈو الہ یار)

دفتر بہشتی مقبرہ میں تشریف لائیے!

جلسہ سالانہ کے ایام انجام تفہیم کا بہترین موقعہ ہیں۔ کئی غلط فہمیاں باہم گفت و شنید سے رفع ہو سکتی ہیں۔ اسلئے موصی احباب سے گذارش ہے کہ اس موقعہ سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں اور دفتر میں تشریف لا کر اپنی وصیتوں کے حسابات کا معائنہ فرمائیں۔

(۲) لیکن یہ معائنہ بے نتیجہ نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر آپ اپنے حساب سے مطمئن ہو جائیں تو یہ تحریر دفتر میں دے جائیں کہ آپ کا حساب درست ہے اور اگر دفتر کے پیش کردہ حساب پر آپ کو تسلی نہ ہو تو یہی لکھکر دے جائیں۔ لیکن جس حد تک بھی ممکن ہو حساب کی تعیین کر دیں تا کہ بذریعہ خط و کتابت سے تصفیہ حساب کی صورت پیدا ہو سکے۔

(۳) بقایا دار احباب کو اپنا بقایا جلسہ سالانہ پر ادا کر دینا چاہیئے کیونکہ موصی اصحاب کے لئے وصیت کے بقایوں کی صفائی دوسرے سب چندوں پر مقدم ہے۔ دوسرے سب چندے معاف ہو سکتے ہیں۔ لیکن وصیتوں کے بقائے معاف نہیں کئے جا سکتے

۴۔ اگر آپ نے کسی گذشتہ سال کا فارم اصل آمد اس وقت تک پُر نہیں کیا تو اب یہ موقعہ ہے کہ دفتر میں تشریف لا کر فارم پُر کر دیں۔ کیونکہ اس کے بغیر آپ کی وصیت کا حساب نامکمل پڑا ہے اور یہ صورت بقایا دار بننے کے مترادف ہے۔

(۵) حصہ آمد یا حصہ جائیداد کی جو رقم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔ اس کی تفصیل اُس کے ساتھ دے دیں کہ یہ رقم کس موصی کی ہے۔ حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائیداد کی۔ موصی کا نمبر۔ اگر معلوم نہ ہو تو ولدیت اور سکونت غرض کوئی رقم خزانہ میں بلا تفصیل جمع نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ حساب غلط ہو جانے کا امکان ہے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ــــ ربوہ

وصیت

نمبر ۱۵۸۹۴: میں ثریا خانم زوجہ شیخ عبدالرشید صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی سکنہ گجرات صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے زیورطلائی ایک جوڑی کانٹے وزنی ۱/۲ ۱ تولہ -/۱۹۵ روپے کل میزان بمعہ حق مہر -/-/۱۱۹۵ روپے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذرائع پیدا ہو جائے اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

خط راقم الحروف عبدالرشید خاوند موصیہ العبد۔ ثریا خانم بقلم خود سول کوارٹر نمبر ۸/۱۵ ۱۸ پشاور گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید یوسف شاہ صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد: شیخ عبدالرشید سپرنٹنڈنٹ محکمہ زراعت سول کوارٹر ۸/۱۵ کوہاٹ روڈ پشاور

نارتھ ویسٹرن ریلوے ــــ ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان کو مندرجہ ذیل کام کے لئے شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ۳۰ دسمبر ۱۹۶۰ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائینگے۔

نمبر شمار	کام	لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل کام
۱	ریتی اور ڈہرکی کے درمیان ایک ایڈیشنل بلاک اسٹیشن کی تعمیر	-/۱,۲۵,۰۰۰ روپے	-/۲۵۰۰	۸ ماہ

ٹنڈرز لازمی طور پر مقررہ فارموں پر ہی داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۳۰ دسمبر ۱۹۶۰ء کے دس بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارموں کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی۔

صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ہی ٹنڈرز داخل کریں۔ ایسے ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۰ء سے پہلے اندراج کے لئے درخواست دے دیں انہیں اپنی درخواستوں کے ساتھ اسناد کی کسی گزیٹڈ افسر سے تصدیق شدہ نقول بھی منسلک کرنی چاہئیں یہ اسناد سابقہ تجربے اور موجودہ مالی حالت سے متعلق ہونی چاہیئے۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے درخواست پیش کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

لیڈر (بقیہ ص ۲)

کو دور کرنا مشکل ہے لیکن اگر پاکستان کو ہم واقعی ایک اسلامی ملک بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسی مشکلات کا مقابلہ کرنا ہی پڑے گا۔ آج کل اقتصادیاتی تفوق کا زمانہ ہے اور ہر نیکی بدی کو دولت و زر کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے ایسی حالت دنیا میں اکثر پیدا ہوتی رہی ہے جبکہ مذہب کو اسکے خلاف جرأت مندانہ رویہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

مکتوب میں جو یہ کہا گیا ہے کہ اسکے باعث اجناس کے نرخ نہایت ٹھوس بنیاد پر قائم رہتے تھے صحیح نہیں ہے بلکہ اسکے الٹ وعدہ کی فروخت وہ فروخت سے فوری مصنوعی اتار چڑھاؤ کی وجہ سے منڈیوں میں ہر وقت انتشار رہتا ہے۔ جس کا صارفین پر اثر پڑتا ہے۔ ہم اگرچہ اسکے حامی ہیں کہ اجناس کی تجارت کھلی ہونی چاہیئے اور بغیر سخت ضرورت کے قیمتوں پر کنٹرول نہیں ہونا چاہیئے لیکن اپنی اجناس کو جن پر زندگی کا دارومدار ہے سٹہ بازی کی بازی گاہ بنانا بھی صحیح نہیں ہے۔